صلی کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

یا اللہ مدد — حق چار یار

۷۳ فرقوں کے
عقائد وافکار

تاریخ مذاہب

۷۳ فرقوں کی تفصیل

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی
چکوال

سلسلۂ اشاعت نمبر 45

شائع کردہ: مرحبا اکیڈمی
مکتبہ اسلامیہ حنفیہ
بن حافظ جی ضلع میانوالی
0321-5470972

☆☆☆☆

نام کتاب: تاریخ مذاہب

سلسلۂ اشاعت: 45 بار اوّل

مؤلف: حافظ عبد الوحید الحنفی آوڈھروال (چکوال) 0302-5104304

صفحات: 32

قیمت: 30 روپے

ٹائٹل: ظفر محمود ملک 0334-8706701

کمپوزنگ: **النور** مینجمنٹ پنوال روڈ چکوال

طباعت: 17 ذیقعدہ 1433ھ 15 اکتوبر 2012ء جمعۃ المبارک

ناشر: مرحبا اکیڈمی بن حافظ جی میانوالی روڈ ضلع میانوالی 0321-5470972

ویب سائٹ: www.khudamahlesunat.com

ملنے کے پتے:

کشمیر بک ڈپو — تلہ گنگ روڈ چکوال 0543-551148

اعوان بک ڈپو — بھون روڈ چکوال 0543-553546

مکتبہ رشیدیہ — بلدیہ مارکیٹ چھپڑ بازار چکوال 0543-553200

کتب خانہ مجیدیہ — بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

مکتبہ عثمانیہ — بالمقابل دار لعلوم کراچی نمبر 14

اسلامی کتب خانہ — بنوری ٹاؤن کراچی نمبر 5

مکتبہ انوار القرآن — نزد دار العلوم حنفیہ چکوال 0321-5974344

مکتبہ حنفیہ — اردو بازار لاہور 0343-4955890

☆☆☆☆

فہرست عنوانات

تاریخِ مذاہب 5

۷۳ فرقوں کی تفصیل 5

تہتر فرقوں کے عقائد 6

اہل السنّت و الجماعت 6

جماعت صحابہؓ معیارِ حق ہے 8

میرے اور میرے صحابہؓ کے پیرو جنت جائیں گے 9

اہل السنّت و الجماعت کون ہیں؟ 10

(۲) خارجی فرقہ کے بعض عقائد 12

(۳) شیعہ رافضی فرقہ کے بعض عقائد 13

فرقہ غالیہ 14

فرقہ زیدیہ 15

فرقہ رافضہ 15

(۱) فرقہ امامیہ 15

(۲) غالیہ فرقہ 17

(۳) رافضیہ خطابیہ 18

(۴) رافضیہ سبائیہ 18

(۵) فرقہ اسماعیلیہ 18

(۶) رافضیہ امامیہ 18

روافض کے خیالات و عقائد یہودیوں سے ملتے جلتے ہیں 19

یہودی 19

رافضی 19

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۴) معتزلہ فرقہ کے عقائد 20

فرقہ قدریہ، معتزلہ 21

(۵) مرجیہ فرقہ کے عقائد 22

(۶) مشبَّہ فرقہ کے عقائد 22

شیعہ کا اقرار کہ وہ ایک ہزار سال تک تقیہ کرتے رہے 23

(۷) جہمیّہ فرقہ کے عقائد 25

(۸) نجاریہ فرقہ کے عقائد 26

(۹) فرقہ ضراریہ کے عقائد 26

(۱۰) فرقہ کلابیہ کے عقائد 27

نظریہ امامت اور زید بن علی بن حسینؓ کا مناظرہ 27

غالی شیعہ فرقہ 28

فرقہ امامیہ 29

پہلا فرقہ اسماعیلیہ کہلاتا ہے 29

دوسرا فرقہ اثنا عشریہ کہلاتا ہے 30

قارئین گمراہ فرقوں سے محتاط رہیں 31

☆☆☆☆

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

تاریخِ مذاہب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَخُلَفَاءِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

۷۳ فرقوں کی تفصیل

تہتر (۷۳) فرقوں میں بنیادی فرقے دس (۱۰) ہیں۔

(۱) اہل السنّت والجماعت اہل السنّت کا ایک فرقہ ہے۔

(۲) خارجی خارجیوں کے ۱۵ فرقے ہیں۔

(۳) شیعہ رافضی شیعہ کے ۳۲ فرقے ہیں۔

(۴) معتزلہ معتزلہ کے ۶ فرقے ہیں۔

(۵) مرجیہ مرجیہ کے ۱۲ فرقے ہیں۔

(۶) مشبہ مشبہ کے ۳ فرقے ہیں۔

(۷) جہمیہ جہمیہ کا ایک فرقہ ہے۔

(۸) ضراریہ ضراریہ کا ایک فرقہ ہے۔

(۹) بخاریہ بخاریہ کا ایک فرقہ ہے۔

(۱۰) کلابیہ کلابیہ کا ایک فرقہ ہے۔

اس طرح نبی کریم ﷺ کی حدیث کے مطابق کل ۷۳ فرقے ہیں اور نجات پانے والا فرقہ اہل السنّت والجماعت ہے۔[1]

تہتر فرقوں کے عقائد

اہل السنّت والجماعت

(۱) دین کا معنیٰ ہے "نظام زندگی"۔ دینِ اسلام سے مراد وہ خاص نظام زندگی (عقیدہ و آئین و شریعت) ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے نازل کیا ہے۔

خادم اہلسنّت حافظ عبد الوحید الحنفی

بے شک اللہ تعالیٰ کے "دین" کا نام "اسلام" ہے، اور اسلام "سلم" سے بنا ہے۔ جس کے لغوی معنیٰ ہیں۔ اطاعت کرنا، گردن جھکا دینا، تسلیم کرنا۔ ماننا ہے اسلام کا لغوی معنیٰ ہی اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے گردن جھکا دینا۔ اس کے حکم کی خوشی سے اطاعت کرنا ہے۔ اور دین اسلام پر ایمان لانے والوں کا نام بھی خود اللہ تعالیٰ نے مسلم (مسلمان) رکھا ہے۔ اور اس کا تذکرہ قرآن مجید میں کیا ہے۔ فرمایا:

مِلَّةَ اَبِیْكُمْ اِبْرٰهِیْمَ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِیْ هٰذَا۔[2]

---

1 غنیۃ الطالبین ص ۱۸۷ مؤلفہ سید عبد القادر جیلانیؒ

2 پ ۱۷ ارکوع ۱۰ سورہ الحج آیت ۷۸

دین تمہارے باپ ابراہیم کا، اس نے تمہارا نام مسلمان (حکم ماننے والا) رکھا پہلے سے اور اس قرآن میں۔

شیعہ مفسر شیخ طبری اس آیت کی تفسیر لکھتے ہیں:

ای اللہ سمکم المسلمین۔ یعنی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا۔

(۲) لیکن جب اسلام کے نام پر ہی اعدائے اسلام نے غیر اسلامی، باطل عقائد و نظریات اختیار کیے تو دوسرے باطل فرقوں سے امتیاز کے لیے اہل حق کا نام حضور ﷺ کے ارشاد کی روشنی میں اہل حق نے "اہل السنّت والجماعت" رکھا۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

چناں چہ حدیث نبوی ہے:

اَخبرَ النّبیّ علیہ السّلام ستفترق اُمَّتِی عَلٰی ثلٰثٍ و سَبْعِیْن فِرقۃِ الناجیۃ منھا واحدۃ و الباقون ھلکی قیل و من الناجیۃ قال اھل السنۃ و الجماعۃ قیل: و ما السنۃ و الجماعۃ قال: ما انا علیہ الیوم و اصحابی و قال: لا تزل طائفۃ من امتی ظاھرین علی الحق الی یوم القیامۃ و قال علیہ السلام: لا تجتمع امتی علی الضلالۃ۔[1]

ترجمہ: اور نبی کریم ﷺ نے خبر دی کہ عنقریب میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، ان میں سے نجات پانے والا فرقہ

[1] از کتاب الملل والنحل جزو اول طبع بیروت مرفوع حدیث۔ علامہ عبدالکریم شہرستانی۔

صرف ایک ہو گا۔ عرض کیا گیا کہ نجات پانے والے کون ہو گے؟ تو فرمایا: وہ اہل السنّت و الجماعت ہوں گے۔ پوچھا گیا کہ اہل السنّت و الجماعت کون لوگ ہوں گے تو ارشاد فرمایا کہ وہ اس طریقہ پر ہوں گے جس پر اب میں اور میرے اصحاب ہیں۔ اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر قیامت تک رہے گا۔ اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اللہ نہ اکٹھا کرے گا میری امت کو گمراہی پر۔

جماعت صحابہؓ معیارِ حق ہے

(۳) اور ایک روایت میں فرمایا:

قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ان اھل لکتابین افترقوا فی دینھم علی ثنتین و سبعین ملة و ان ھذہ الامة ستفرق علی ثلاث و سبعین ملة یعنی الاھوا کلھا النار الا واحدة و ھی الجماعة و انه سیحرح فی امتی اقوام تجاری بھم تلک الاھوا اکمایتحاری الکلب بصاحبه لا یبقی منه عرق و لا مفصل الا دخله و اللہ یا معشر العرب لئن لم تقوموا بما جاء به نبیکم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یغر کم من الناس احری ان لا یقوم به،[1]

[1] مسند امام احمد بن حنبل، جلد مسند الشامین۔ حدیث ۱۷۰۶۱۔ صحخہ الحاکم (۱۹/۸۴۴) قال البانی حدیث حسن۔ وابوداؤد ۴۵۹۷۔ قال شعیب اسناد حسن وحدیث افتراق الامة منه صحیح بشواھد۔

خادم اہلسنت عبدالمجید الحنفی

حضرت ابو عامرؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت امیر معاویہؓ کے ساتھ حج کیا جب ہم مکہ پہنچے تو وہ ظہر کی نماز پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

یہود و نصاریٰ اپنے دین میں بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے، جبکہ یہ امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، وہ سب جہنم میں جائیں گے۔ سوائے ایک کے اور وہ ایک فرقہ جماعت صحابہؓ کے نقش قدم پر ہو گا۔

اور میری امت میں کچھ ایسی اقوام بھی آئیں گی جن پر یہ فرقے (یعنی خواہشات) اس طرح غالب آجائیں گی جیسے کتا کسی پر چڑھ دوڑتا ہے اور اس شخص کی کوئی رگ اور کوئی جوڑ ایسا نہیں رکھتا جس میں زہر سرایت نہ کر جائے۔ اللہ کی قسم! اے گروہِ عرب! اگر تم اپنے نبی کی لائی ہوئی شریعت پر قائم نہ رہے تو دوسرے لوگ تو زیادہ ہی اس پر قائم نہ رہیں گے۔

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

میرے اور میرے صحابہؓ کے پیرو جنت جائیں گے

(۴) ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین و سبعین ملة و تفترق امتی علی ثلث و سبعین ملة کلهم فی النار الا ملة واحدة

قالوا: من هی یارسول اللہ قال: ما انا علیہ واصحابی۔[1]

حضرت عبداللہ بن عمرؓ (المتوفی ۶۸ھ) روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تحقیق بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ جن میں سے سوائے ایک فرقہ کے باقی سب دوزخ میں جائیں گے۔

اصحابؓ نے عرض کیا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ ایک فرقہ کون سا ہو گا؟ (جو جنت میں جائے گا)۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو میرے اور میرے اصحابؓ کے طریقے پر ہوں گے۔

عبدالوحید الحنفی خادم اہلسنت

اہل السنّت والجماعت کون ہیں؟

(۵) حضرت علی المرتضیٰؓ خلیفہ چہارم سے پوچھا گیا کہ "اہل السنّت کون ہیں"؟ تو انہوں نے فرمایا:

اما اهل السنة فالمتمسكون بما سنه الله و رسوله وان قلوا

ترجمہ: اہل السنّت وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے طریقہ (حکم) اور رسول

[1] رواہ الترمذی ج ۲ باب افتراقِ امت ص ۲۰۰۔ مستدرک حاکم ج ۱ ص ۱۲۹ و مشکوٰۃ ج ص ۲۰۔

اللہ ﷺ کی سنت کو مضبوطی سے پکڑنے والے ہیں اگرچہ وہ کہیں تھوڑے ہوں اور فرمایا:

○ اما اهل الجماعت فَانَا و من اتبعنی و ان قلوا و ذلک الحق عن امر الله عزوجل و عن امر رسوله

○ و اهل الفرقة المخالفون لی و لمن اتبعنی و ان کثروا

○ و اما اهل البدعة فالمخالفون لامر الله و لکتابه و لرسوله العاملون برایهم و ان کثروا[1]

ترجمہ: **اہل الجماعت** میں ہوں اور وہ لوگ جو میری اتباع کریں اگرچہ وہ تھوڑے ہوں اور یہ حق ہے اللہ تعالیٰ کے امر سے اور اس کے رسول کے امر سے۔

اور **اہل فرقہ** وہ ہیں جو میرے مخالف ہیں اور میری پیروی کرنے کے مخالف ہیں اگرچہ وہ زیادہ ہوں۔

اور **اہل بدعت** وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی کتاب اور اس کے رسولؐ کے مخالف ہیں، جو اپنی آراء اور خواہشات پر عمل کرنے والے ہیں۔ اگرچہ وہ کہیں زیادہ ہوں۔

حاصل کلام حضرت علی المرتضیٰ نے بھی اپنے خطبہ بصرہ میں اہل

---

[1] از کتاب احتجاج طبرسی ج ۲ ص ۱۰۵۔ کنزالعمال

السنّت والجماعت کی اصطلاح استعمال کی ہے اور ان کی تعریف کی ہے۔ اور ان کے مقابلہ میں اہل بدعت اور اہل فرقہ کی مذمت کی ہے اس سے ثابت ہوا کہ حضرت علی المرتضیٰ بھی اہل السنّت والجماعت ہیں۔

(۲) خارجی فرقہ کے بعض عقائد

خارجیوں کے پندرہ (۱۵) فرقے ہیں:

خارجیوں کے کچھ نام یہ ہیں۔

(۱) انہیں خارجی تو اس لیے کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علیؓ کے خلاف بغاوت کی اور ان کے دشمن بن گئے۔

(۲) اور مسلمانوں نے جو دو "حَکَم" مقرر کیے، حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ اور حضرت عمرو بن عاصؓ، ان کو خارجیوں نے نہیں مانا۔ اس لیے ان کو حَکَمیہ کہتے ہیں۔

(۳) خارجیوں نے جب حکمین کے فیصلہ کو ٹھکرا دیا اور یہ کہہ دیا کہ حکم اللہ ہی کا ہے اور حرورا کے مقام پر جا کر اکٹھے ہو گئے۔ اس وجہ سے ان کو حروریہ بھی کہتے ہیں۔

(۴) خارجیوں کے ایک فرقہ کو شُراۃ بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ ان کا زعم تھا کہ ہم نے اپنی جانیں اللہ کی راہ میں ثواب و رضا کے لیے فروخت کر ڈالی ہیں۔ شراۃ شاری کی جمع ہے جس کے معنی بیچنے والے کے ہیں۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۵) خارجیوں کے ایک فرقہ کو مارقہ بھی کہتے ہیں۔ کیوں کہ یہ دین سے نکلے ہوئے تھے۔

نبی اکرم ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے صاف نکل جاتا ہے۔ اور پھر دین میں واپس نہیں آئیں گے۔ لہٰذا یہ وہ فرقہ ہے جو دین اسلام سے قطعی خارج ہے اور ملت و جماعت صحابہؓ سے ہٹا ہوا ہے اور بھاگا ہوا ہے اور ہدایت و صحیح راستہ سے بھٹکا ہوا ہے۔ اور امام وقت سے منحرف ہے اور ائمہ پر تلواریں سونت رہا ہے اور ان کے نفوس اور مالوں کو حلال سمجھتا ہے۔ یہ لوگ اپنے مخالفین کو کافر کہتے ہیں۔[1]

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۳) شیعہ رافضی فرقہ کے بعض عقائد

شیعہ کو رافضی، غالیہ اور طیارہ بھی کہتے ہیں۔

شیعہ کو شیعہ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ حضرت علی المرتضٰی سے اپنی عقیدت میں غلو کرتے ہیں اور انہیں تمام صحابہؓ سے افضل سمجھتے ہیں۔

اور انہیں رافضی اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ اکثر صحابہ کرامؓ کو چھوڑے ہوئے ہیں اور حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کی امامت و خلافت کو نہیں مانتے اس لیے کہ انہوں نے حضرت زید بن علی بن حسینؓ کو چھوڑ

[1] کتاب غنیۃ الطالبین حصہ اول ص ۲۰۱۔ مؤلفہ سید عبدالقادر جیلانیؒ (المتوفی ۵۶۱ھ)

دیا تھا جب انہوں (یعنی زید بن علی بن حسینؒ) نے حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کو خلیفہ مانا اور ان کی امامت کے قائل ہوئے۔

اور زید بن علی بن حسینؒ نے فرمایا کہ رافضیوں نے مجھے چھوڑ دیا اس کے بعد ان کا لقب رافضی ہی پڑ گیا۔

کہا جاتا ہے کہ شیعہ وہ ہے جو حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ پر فضیلت نہ دے اور رافضی وہ ہے جو علیؓ کو عثمانؓ پر فضیلت دے۔

رافضی تین فرقوں میں تقسیم ہیں:

(۱)غالیہ (۲)زیدیہ اور (۳)رافضہ

فرقہ غالیہ

یہ فرقہ حضرت علیؓ کی صفات میں غلو کرتا ہے اور صفات ربوبیت و نبوت سے انہیں متصف قرار دیتا ہے جو حضرت علیؓ المرتضٰی کی شان کے لائق نہیں۔

اس فرقہ کی کتابیں لکھنے والے (۱) ہشام بن حکم (۲) علی بن منصور (۳) ابو الاحرص (۴) حسین بن سعید (۵) فضل بن شاذان (۶) ابو عیسٰی وراق (۷) ابن روانڈی تھے۔ یہ فرقہ کثرت سے قم، قاشان، کوفہ اور بلاد ادریسی میں رہائش پذیر ہے۔[1]

---

[1] غنیۃ الطالبین مؤلفہ شیخ عبدالقادر جیلانی (المولود ۴۷۰ھ المتوفی ۵۶۱ھ) حصہ اول ص ۲۰۵

فرقہ زیدیہ

زید بن علیؒ بن حسینؓ نے جب ابو بکرؓ و عمرؓ کو خلیفہ مانا اور ان کی امامت کے قائل ہوئے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ رافضیوں نے مجھے چھوڑ دیا۔ زیدیہ کے پھر چھ فرقے ہیں۔

جارودیہ، سلیمانیہ، تبریہ، نعمیہ، یعقوبیہ اور چھٹا فرقہ دنیا میں لوٹنے کا منکر نہیں اور حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ سے بیزار ہیں۔ [1]

فرقہ رافضہ

رافضہ جمع رافضی کی ہے۔ اس کی جمع روافض بھی آتی ہے اور رافضہ کے چھ فرقے ہیں:

(۱) امامیہ (۲) غالیہ (۳) خطابیہ

(۴) سبائیہ (۵) اسماعیلیہ (۶) رافضیہ

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۱) فرقہ امامیہ

رافضیوں کی تمام جماعتیں اور تمام فرقے اس پر متفق ہیں کہ:

امامت عقل و نص دونوں سے ثابت ہے۔

اور تمام آفتوں (غلطی، سہو اور بھول چوک) سے امام محفوظ و معصوم ہیں اور ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اعلیٰ کی موجودگی میں ادنیٰ کی امامت

[1] ایضاً غنیہ الطالبین مؤلفہ شیخ عبد القادر جیلانی (المولود ۴۷۰ھ المتوفی ۵۶۱ھ) حصہ اول ص ۲۰۶

نہیں مانی جائے گی۔ اور ان کا یہ بھی نظریہ ہے کہ حضرت علیؓ تمام صحابہؓ سے افضل ہیں۔

اور نبی ﷺ کی امامت پر نبی ﷺ سے نص لاتے ہیں۔ اور زیدیہ فرقہ کے علاوہ تمام رافضی ابو بکرؓ و عمرؓ اور تمام صحابہؓ سے بیزار ہیں۔ ہاں بعض صحابہؓ کو مانتے ہیں اور ان کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ حضرت علیؓ کی امامت کو ترک کر کے چھ اشخاص ([۱] علیؓ [۲] عمارؓ بن یاسر [۳] مقدادؓ بن اسود [۴] سلمانؓ فارسی [۵] ابوذر غفاری [۶] زبیر) کے علاوہ ساری امت نعوذ باللہ مرتد ہو گئی۔ اور اس پر بھی اتفاق پایا جاتا ہے کہ خوف کے زمانہ میں تقیہ کے طور پر امام کہہ دے کہ میں امام نہیں اور وجود میں آنے سے پہلے اللہ تعالیٰ وجود میں آنے والی چیزوں کو نہیں جانتا۔

اور قبل از قیامت مردے دنیا میں لوٹ کر آئیں گے اور روافض کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ امام دین و دنیا کے ماضی اور مستقبل کے تمام امور جانتا ہے۔ حتیٰ کہ سنگریزوں کی، بارش کے قطرات، اور درختوں کے پتوں کی تعداد بھی اسے معلوم ہے۔

اور انبیائے کرام کی طرح ائمہ سے بھی معجزے سرزد ہوتے ہیں۔

ان میں اکثر کا قول ہے کہ جس نے حضرت علیؓ سے جنگ کی وہ حق تعالیٰ کا منکر ہوا اور کافر ہو گیا۔ علاوہ ازیں اور بھی ان کے مخصوص

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مسائل ہیں۔(کتاب غنیہ الطالبین از سید عبد القادر جیلانی حصہ اول ص ۲۰۶)

(۲) غالیہ فرقہ

رافضیوں میں فرقہ غالیہ، تمام فرقوں سے علیحدہ ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ حضرت علیؓ انبیائے کرام سے بھی (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) افضل ہیں۔

اور یہ بھی دعویٰ ہے کہ دیگر صحابہؓ کی طرح حضرت علی مٹی میں مدفون نہیں بلکہ بادل میں تشریف فرماہیں اور بادل کے اوپر سے اپنے دشمنوں سے لڑتے رہتے ہیں اور آخری زمانہ میں دنیا میں لوٹ کر آئیں گے۔اور اپنے مخالفین اور اعداء کو تہ تیغ کریں گے۔

اس فرقہ غالیہ رافضیہ کے نزدیک نہ کہ صرف حضرت علیؓ بلکہ دیگر تمام ائمہ فوت نہیں ہوئے بلکہ سب قیامت تک زندہ رہیں گے اور ان پر موت کے لیے کوئی راہ نہیں۔ان کا دعویٰ ہے کہ حضرت علیؓ نبی ہیں اور جبرئیل ان پر وحی لانے میں چوک گئے، بجائے علیؓ کے محمد ﷺ پر وحی لے آئے۔ اور یہ بھی دعویٰ ہے کہ (نعوذ باللہ) حضرت علی معبود ہیں۔

اللہ کرے ان پر اللہ کی، اس کے تمام فرشتوں کی اور اللہ کی تمام مخلوق کی قیامت تک لعنت برستی رہے۔ کیوں کہ یہ غلو میں حد سے بڑھ

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

گئے، کفر پر اڑ گئے، اسلام چھوڑ بیٹھے اور ایمان کو خیر باد کہہ دیا ہے۔

(۳) رافضیہ خطابیہ

رافضیوں میں ایک فرقہ خطّاب کی طرف منسوب ہے۔ یہ لوگ ائمہ کو امین اور انبیاء سمجھتے ہیں، کہتے ہیں ہر زمانہ میں دو قسم کے رسول (بولنے والا رسول اور خاموش رسول) ہوتے ہیں۔ محمد ﷺ ناطق (بولنے والے) رسول ہیں اور علی صامت (خاموش) رسول ہیں۔

(۴) رافضیہ سبائیہ

سبائیہ، عبداللہ بن سبا کی طرف منسوب ہے۔ ان کا قول ہے کہ حضرت علیؓ فوت نہیں ہوئے اور قیامت سے قبل تشریف لائیں گے۔ سید حمیری اس فرقہ کے ہیں۔

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

(۵) فرقہ اسماعیلیہ

اسماعیلیہ فرقہ کہتا ہے کہ امام جعفر صادقؒ فوت ہو گئے اور ان کے بعد امام اسماعیل ہیں اور وہی ملک کے مالک اور مہدی موعود ہیں۔[1]

(٦) رافضیہ امامیہ

رافضیوں میں ایک فرقہ امامیہ ہے۔ یہ امامت کا سلسلہ محمد بن حسن عسکری تک لے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہ قائم آل محمد ہیں اور وہی

---

[1] بحوالہ غنیۃ الطالبین موئلفہ سید شیخ عبد القادر جیلانیؒ ص ۲۱۷

مہدی موعود ہیں جو ظاہر ہوں گے اور دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے، جب کہ وہ ظلم سے بھرپور تھی۔[1]

روافض کے خیالات وعقائد یہودیوں سے ملتے جلتے ہیں

امام شعبیؒ کا قول ہے کہ روافض کی محبت یہودیوں جیسی ہے:

یہودی	رافضی
امامت آل داؤد ہی میں ہے۔	امامت اولاد علیؓ ہی میں ہے۔
جب تک مسیح دجال کا ظہور نہ ہو اور حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نہ اتریں اس وقت تک اللہ کی راہ میں جہاد نہیں۔	جب تک مہدی موعود کا ظہور نہ ہو اور ہاتف غیبی ان کی صداقت کا اعلان نہ کرے اس وقت تک جہاد نہیں۔
یہودی مغرب کی نماز، تاروں میں روشنی آنے کے بعد پڑھتے ہیں۔	رافضی بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔
یہودی نماز میں ہلتے رہتے ہیں۔	رافضی بھی نماز میں ایسا ہی کرتے ہیں۔
یہودی نماز میں کندھوں پر کپڑا	رافضی بھی کندھوں پر کپڑا لٹکا لیتے

[1] ایضاً غنیۃ الطالبین ص ۲۱۷

لٹکا لیتے ہیں۔	ہیں۔
یہودی ہر مسلمان کا خون حلال سمجھتے ہیں۔	رافضی بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں۔
یہودیوں کے نزدیک عورت پر عدت نہیں۔	رافضیوں کے نزدیک بھی عورت پر عدت نہیں۔
یہودی تین طلاقوں میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔	رافضی بھی تین طلاقوں کے بعد بھی رجوع میں حرج نہیں سمجھتے۔
یہودیوں نے تورات میں تحریف کی۔	رافضیوں نے قرآن میں تحریف کا عقیدہ رکھا۔[1]
یہودی حضرت جبرائیل کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔	رافضیوں کا اسی طرح عقیدہ ہے۔[2]

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

[غنیۃ الطالبین حصہ اول ص ۲۱۳۔ مؤلفہ سیر شیخ سید عبدالقادر جیلانی (المتوفی ۵۶۱ھ)]

(۴) معتزلہ فرقہ کے عقائد

معتزلہ کے ۶ فرقے ہیں۔

[1] کیوں کہ ان کا کہنا ہے کہ قرآن میں ردّوبدل کر دیا گیا۔ اور اس کی نظم وترتیب میں گڑبڑ کر دی گئی ہے اور جس ترتیب سے قرآن اترا تھا اسے اس سے پھیر دیا گیا ہے اور ایسے طریقوں پر پڑھا جاتا ہے جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں اور اس میں کمی بیشی کر دی گئی۔

[2] ان کا ایک فرقہ کہتا ہے کہ جبرئیل نے غلطی کی اور بجائے علیؓ کے محمد ﷺ پر وحی لے آئے۔ یہ کذاب اور گستاخ ہیں اور پرلے درجے کے جھوٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں برباد کرے۔

معتزلہ کو معتزلہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ حق سے ہٹے ہوئے ہیں یا مسلمانوں کے خیالات سے کنارہ کش ہیں۔ کیوں کہ یہ لوگ بڑے بڑے گناہوں میں ملوث حضرات پر مختلف حکم لگاتے ہیں۔

معتزلہ میں سے بعض کے نزدیک وہ مومن ہیں کیوں کہ ان کے نزدیک اعمال جزو ایمان میں داخل نہیں۔

اور بعض کے نزدیک کافر ہیں کیوں کہ ان کے نزدیک اعمال جزو ایمان ہیں۔ معتزلہ میں سے واصل بن عطا نے ان کے بارے میں ایک تیسرا قول ایجاد کیا اور اس کے قول کی رو سے تمام مسلمانوں سے علیحدہ ہو گیا۔ وہ کہتا ہے بڑے گناہ کرنے والے نہ مسلمان ہیں نہ کافر، اس بنا پر ان کا نام معتزلہ (علیحدہ ہو جانے والے) پڑ گیا۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

فرقہ قدریہ، معتزلہ

اور انہیں قدریہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ تقدیر کو نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ گناہوں کے لوگ خود خالق ہیں اللہ خالق نہیں۔

معتزلہ، جہمیہ اور قدریہ یہ سب صفات باری تعالیٰ کے منکر ہیں۔ معتزلہ کے تمام فرقوں کا انکار صفات پر اجماع ہے۔ یہ لوگ اللہ کے علم، قدرت، حیات اور سننے، دیکھنے کا انکار کرتے ہیں۔[1]

[1] از کتاب غنیۃ الطالبین مؤلفہ حضرت سید شیخ عبد القادر جیلانی (المتوفی ۵۶۱ھ) حصہ اول ص ۲۱۶

(۵) مرجیہ فرقہ کے عقائد

مرجیہ کے ۱۲ فرقے ہیں۔

مرجیہ کو مرجیہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کا عقیدہ ہے کہ اگر انسان ایک بار لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لے وہ جنتی ہے۔

جہنم میں کبھی نہیں جائے گا۔ اگرچہ عمر بھر بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا رہے اور یہ بھی کہ ایمان بلا عمل کے اور شرعی احکام کے اقرار کا نام ہے۔ یعنی جو صرف توحید و رسالت کا قائل ہو جائے، وہ مومن ہے۔ اور یہ بھی کہ ایمان میں کمی بیشی نہیں ہوتی اور ان کا ایمان اور انبیائے کرام اور فرشتوں کا ایمان برابر ہے، جس میں کمی و بیشی نہیں اور ایمان میں استثناء نہیں۔ لہٰذا جو زبان سے توحید کا اقرار کر لے اور عمل نہ کرے وہ مومن ہے۔[1]

(۶) مشبّہ فرقہ کے عقائد

یہ تین فرقے ہیں۔ ان تینوں فرقوں کے نزدیک بالاتفاق اللہ تعالیٰ جسم رکھتا ہے کیوں کہ کوئی موجود شئ بلا جسم نہیں۔ حالاں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "لَیۡسَ کَمِثۡلِهٖ شَیۡءٌ"[2] (اس کی مثل کوئی چیز نہیں)۔

یہ لوگ زیادہ تر رافضیوں اور کرامیہ سے ملتے جلتے ہیں۔

---

[1] از کتاب غنیۃ الطالبین حصہ اول ص ۲۱۴۔ مؤلفہ حضرت سید شیخ عبد القادر جیلانیؒ

[2] سورہ الشوریٰ آیت ۱۱

شیعہ کا اقرار کہ وہ ایک ہزار سال تک تقیہ کرتے رہے

شیعہ مجتہد لکھتے ہیں:

وما گوییم ایں سخن غلط است وایشاں نمی دانند کہ تشیع از زمان صفویہ باہزاراں رنج و دشواری رواج گرفت و بیش از آں تا ہزار سال کشور عجم مانند سائر ممالک اسلامیہ سُنّی بو دند۔[1]

ترجمہ: ہم کہتے ہیں: یہ الزام غلط ہے۔ یہ سنی نہیں جانتے کہ شیعہ مذہب تو صفویہ خاندان کے زمانہ سے ہزار رنج اور مشکلات کے ساتھ شائع ہوا اور اس سے پہلے ہزار سال تک عجمی ممالک تمام دیگر اسلامی ممالک کی طرح سنی المذہب تھے۔

(۲) شیعہ موئلف کشف الغمہ کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

"یہاں یہ بات معلوم کر لینی چاہیے کہ شیعہ مذہب صفوی[2] زمانہ سے

---

[1] مقدمہ کتاب "کشف الغمہ" موئلفہ مرزا ابوالحسن شعرانی ص ۱۳

"تحفہ امامیہ" موئلفہ مولانا مہر محمد میانوالوی ص ۱۵۳

[2] صفوی خاندان نے ایران میں ۲۴۰ سال (۹۰۷ھ تا ۱۱۴۸ھ مطابق ۱۴۹۹ء تا ۱۷۳۶ء) تک حکومت کی۔ اس کے تمام حکمران انتہا پسند اور غالی شیعہ تھے۔ صفوی دور میں ایران میں فرقہ اثنا عشریہ کا زور و شور بڑھ گیا۔ اہل السنت کے جمعہ و جماعات پر پابندی عائد کر دی گئی اور ہزاروں علمائے اہل السنت کو قتل کر دیا گیا۔

صفوی بادشاہوں نے شیعہ مذہب کی اشاعت پر زیادہ زور دیا۔ کیوں کہ اس سے پہلے ایران کی

ایران میں شائع ہوا۔ علامہ زواری، شیخ بہاؤ الدین اور ملا فتح اللہ کاشانی جیسے لوگ دولت آصفیہ کے آغاز میں اہل بیت کا طریقہ پھیلانے میں مصروف ہوئے۔"

حاصل: اب ایسے مذہب کی حقیقت کا کیا کہنا جو ہزار برس بعد ہی پردہ عدم سے ظہور میں آتا ہے اور اپنے فرقہ کے سوا سب مسلمانوں کو دائرہ ایمان سے خارج جانتا ہے۔ حضرات اہل بیت سے محبت اور عقیدت رکھنے والے کروڑوں اہل سنت تھے۔ ہزار برس ان میں سے کوئی فرقہ شیعہ اہل بیت نہ بنا۔ سب سُنّی تھے۔ مگر ہزار برس بعد یہود اور مجوس کے مغویہ خاندان صفوی نے اختلافی مسائل کو ہوا دے کر نیا

اکثریت حنفی المسلک مسلمانوں کی تھی۔ (بحوالہ کتاب مقدمہ نثر فارسی مؤلفہ ایرانی قاضی سعید نفیس پروفیسر فیروزیونیورسٹی ص ۱۲، شیعیت تاریخ و اذکار مؤلفہ پروفیسر طاہر کاظمی ص ۳۵۶)

اسماعیل صفوی نے فرمان جاری کیا کہ تمام اہل السنت و الجماعت اس کی مملکت سے نکل جائیں یا مذہب اثنا عشریہ قبول کریں۔ مجتہدین کا وفد اس کے پاس گیا اور سمجھایا کہ یہ فرمان بالکل غیر اسلامی ہے اور یہ بھی کہا کہ عثمانیہ ترکیہ حکومت میں لاکھوں شیعہ آباد ہیں۔ اگر رد عمل ہوا تو اس کا نتیجہ سخت خوفناک ہو گا۔ اسماعیل صفوی نہ مانا اور قتل کا حکم صادر کر دیا۔

ہزاروں سُنّی مارے گئے۔ شام میں اس کا ردّ عمل ہوا تو ہزاروں شیعہ مارے گئے۔ اس کے بعد دو ہمسایہ مسلمان سلطنتوں میں جنگ چھڑ گئی۔ اگرچہ صفوی شاہ کو نیچا ہونا دیکھنا پڑا مگر ایک شخص کی غلطی نے شیعہ اور سُنّی تنازعہ ایسا کھڑا کر دیا کہ ایک انگریز مؤرخ لکھتا ہے کہ

"اگر یہ تنازعہ برپا نہ ہوتا اور ترک اور ایران باہم نہ الجھتے تو تمام یورپ پر اسلام کا پرچم لہراتا۔" (کتاب مذاہب اسلامیہ مؤلفہ خواجہ محمد عباد اللہ ص ۲۲۶)

مذہب تیار کیا اور پھیلا دیا۔

اللہ تعالیٰ اس نئے مذہب اور فتنہ سے سب مسلمانوں کی حفاظت فرمائیں اور مسلک حقہ اہل السنّت والجماعت پر قائم ودائم رکھیں، آمین۔

(۷) جہمیّہ فرقہ کے عقائد

یہ فرقہ جہمیہ، جم بن صفوان کی طرف منسوب ہے۔اس کا قول ہے کہ ایمان فقط اللہ کی معرفت کا، رسول کو پہچاننے کا، اور جو کچھ اللہ کے پاس سے اترا ہے اسے پہچاننے کا نام ہے۔ اس کا عقیدہ ہے کہ قرآن مخلوق ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ایمان صرف دل کی معرفت کا نام ہے، زبان کے اقرار کو اس میں دخل نہیں۔ یہ لوگ میزان کے، عذاب قبر کے اور جنت و جہنم کے مخلوق ہونے کے قائل نہیں۔

ان کے نزدیک یہ دونوں چیزیں ابھی پیدا نہیں ہوئیں جب پیدا ہوں گی تو خاص وقت آنے پر ختم و فنا ہو جائیں گی۔ ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ سے کلام نہیں کیا، اللہ تعالیٰ کلام نہیں کیا کرتا، نہ اس کی کوئی مخصوص جگہ ہے نہ اس کا عرش ہے اور نہ کرسی ہے نہ وہ عرش پر ہے۔ یہ لوگ حق تعالیٰ کی تمام صفات کا انکار کرتے ہیں۔[1]

حالاں کہ یہ عقائد قرآن و حدیث کی تعلیمات کے سراسر خلاف

---

[1] غنیۃ الطالبین موئلفہ حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی حصہ اول ص ۲۱۴

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی بکواس سے بلند وبرتر ہے۔

(۸) نجاریہ فرقہ کے عقائد

نجاریہ محمد حسین بن محمد نجار کی طرف منسوب ہے ان کے زعم میں ایمان اللہ کی اور اس کے رسول کی معرفت کا نام ہے اور متفق علیہ فرائض کی معرفت کا اور اللہ کے آگے عاجزی کا اور زبان سے اقرار کا نام ہے۔ اگر کوئی ان باتوں میں سے کسی بات سے جاہل رہا اور اس پر حجت قائم ہو گئی۔ لیکن اس کی معرفت حاصل نہیں کی وہ کافر ہے۔[1]

اس کا زعم ہے کہ افعال حقیقی طور پر اللہ کی طرف اور بندوں کی طرف منسوب ہیں یہ فرقہ بھی صفات باری تعالیٰ کا منکر ہے اور صفات کے بارے میں بجز ارادے کے معتزلہ کا ہم خیال ہے۔ کیوں کہ اس نے ثابت کیا ہے کہ: قدیم کا ذاتی اور قدیم ارادہ ہوتا ہے۔ یہ بھی قرآن کو مخلوق کہتا تھا۔[2]

(۹) فرقہ ضراریہ کے عقائد

ضرار بن عمرو کی طرف منسوب ہے۔ اس کا زعم ہے کہ جسم اعراض کا مجموعہ ہے۔ کہتا ہے کہ اعراض اجسام کی شکل اختیار کر سکتے

---

[1] غنیہ الطالبین حصہ مؤلفہ حضرت سید شیخ عبد القادر جیلانی اول ص ۲۱۵

[2] ایضاً غنیہ الطالبین حصہ اول ص ۲۲۲۔ مؤلفہ حضرت سید شیخ عبد القادر جیلانی

ہیں۔ اور استطاعت انسان کا ایک جزو ہے اور قبل از فعل ہے۔ یہ ابن مسعودؓ اور ابی بن کعبؓ کی قرأت کو نہیں مانتا۔[1] اس کے نظریات اہل السنّت کے عقائد کے برعکس ہیں جو کہ صحیح نہیں ہیں۔

(۱۰) فرقہ کلابیہ کے عقائد

کلابیہ، عبداللہ بن مبارک کلاب کی طرف منسوب ہے۔ اس کا زعم ہے کہ صفات باری تعالیٰ قدیم نہیں اور نہ ہی حادث اور عین ذات ہیں اور نہ غیر ذات اور اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى (یعنی رحمٰن عرش پر قائم ہے) میں "استویٰ" کا یہ معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے منحرف نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ ایک حال پر رہتا ہے اور اس کے ٹھہرنے کی کوئی جگہ نہیں اور قرآن پاک کے حرفوں کا منکر ہے۔[1] اس کے بعض نظریات قرآن کی صریح آیات اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہیں۔

نظریہ امامت اور زید بن علی بن حسینؓ کا مناظرہ

(حضرت) زین العابدینؒ کے لڑکے زید بن علی بن حسینؓ، اپنے بھائی محمد باقر سے اس دعوے پر کہ امام کے لیے امامت کا اعلان کرنا ضروری ہے مناظرہ کیا کرتے تھے۔ امام باقر انہیں الزام دیا کرتے تھے

[1] ایضاً غنیہ الطالبین مؤلفہ حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی حصہ اول ص ۲۲۲

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

کہ اس شرط کی رو سے ہمارے دادا زین العابدینؒ امام ثابت نہیں ہوتے کیوں کہ انہوں نے کبھی امامت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ کبھی اس کا خیال ان کے دل میں آیا۔[1]

غالی شیعہ فرقہ

شیعوں میں کچھ غلو کرنے والے فرقے ہیں۔ انہیں غالی شیعہ کہا جاتا ہے۔ یہ عقل و ایمان کی حدوں سے بھی پھلانگ گئے ہیں۔ اور ان ائمہ کی "الوہیت" کے قائل ہیں۔ خواہ اس حیثیت سے کہ

"یہ بشر ہیں لیکن صفات الوہیت سے متصف ہیں"

حضرت علیؓ نے ایسے لوگوں کو جنہوں نے حضرت علیؓ کے بارے میں یہ رائے قائم کی تھی آگ میں جلوا دیا تھا۔

اور جب محمد بن حنفیہؒ نے یہ خبر سنی کہ مختار بن ابی عبید ثقفی، ان کے بارے میں یہی رائے رکھتا ہے تو آپ نے اس پر سخت غصہ کا اظہار فرمایا اور صاف صاف لعنت کی اور بیزاری کا اظہار کیا۔

امام جعفر صادقؒ کو جس کی طرف سے بھی یہ شرک والی خبر پہنچی اس کو انہوں نے مورد لعنت بنایا اور اس سے سخت ناراض ہوئے۔[2]

---

1 مقدمہ تاریخ ابن خلدون ج ۱ حصہ دوم ص ۳۲

2 تاریخ ابن خلدون حصہ اول مقدمہ ص ۳۲۸

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

فرقہ امامیہ

امامیہ (اثناعشریہ) سلسلہ "خلافت" اس طرح چلاتے ہیں کہ

پہلے امام (۱) حضرت علیؓ ہیں۔

ان کے بعد وصیت کے ذریعہ (۲) حضرت حسنؓ امام ہوئے۔

پھر (۳) حضرت حسینؓ ان کے بھائی امام ہوئے۔

پھر آپ کے فرزند (۴) علی (زین العابدینؒ) امام ہیں۔

پھر ان کے فرزند (۵) محمد باقرؒ امام ہوئے۔

پھر ان کے فرزند (۶) جعفر صادقؒ امام ہوئے۔

امام جعفر صادقؒ کے بعد امامیہ حضرات کے دو فرقے ہو جاتے ہیں:

پہلا گروہ ان کے فرزند (۷) اسماعیل کی امامت مانتا ہے۔

دوسرا گروہ ان کے دوسرے فرزند (۷) موسیٰ کاظم کی امامت کا قائل ہے۔

پہلا فرقہ اسماعیلیہ کہلاتا ہے

اسماعیلیہ فرقہ کہتا ہے کہ امام (۷) اسماعیل کو ان کے والد حضرت جعفر صادقؒ نے نامزد فرما دیا تھا، امام اسماعیل، اپنے والد کی زندگی ہی میں فوت ہو گئے۔ لیکن آپ کی امامت کی نامزدگی کا ان کے نزدیک یہ فائدہ مرتب ہوا کہ امامت آپ کی اولاد میں باقی رہی جیسا کہ ہارون اور

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

موسیٰ کے واقعہ میں ثابت ہے۔

دوسرا فرقہ اثنا عشریہ کہلاتا ہے

یہ لوگ امامت کو بارہویں امام پر پہنچ کر ختم کر دیتے ہیں۔ اور ان کا عقیدہ یہ ہے کہ بارہویں امام محمد (مہدی) لوگوں سے غائب رہیں گے۔ اور ان کا ظہور آخری زمانہ میں ہو گا۔

متاخرین کے نزدیک خاص طور پر اثنا عشریہ فرقہ ہی کو امامیہ کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ (۷) موسیٰ کاظم بن جعفر صادق کی امامت کے قائل ہیں کیوں کہ ان کے بڑے بھائی امام اسماعیل اپنے والد کی زندگی ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ چناں چہ جعفر صادق نے صراحت کے ساتھ موسیٰ کو امام مقرر کیا۔

پھر ان کے بیٹے (۸) امام علی رضا امام مانے گئے۔ یہ وہی "علی رضا" ہیں جن کو مامون (عباسی خلیفہ) نے اپنا ولی عہد مقرر کر دیا تھا۔ اور مامون سے پہلے ہی فوت ہو گئے تھے۔ اس لیے انہیں امامت نہ مل سکی۔

پھر ان کے فرزند (۹) محمد تقی امام ہوئے۔

پھر ان کے فرزند (۱۰) علی نقی امام ہوئے۔

پھر ان کے فرزند (۱۱) محمد حسن عسکری امام ہوئے۔

پھر ان کے بیٹے (۱۲) محمد مہدی منتظر امام ہوئے۔

عبد الوحید خادم اہلسنت

پھر ان میں سے ہر مذہب میں کثرت سے جزئی اختلافات ہیں۔ اگر کوئی ان کے تمام حالات پورے پورے معلوم کرنا چاہے تو اسے ابن حزم اور عبدالکریم شہرستانی وغیرہ کی کتاب الملل و النحل کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ ان کی کتابوں میں اس سلسلہ میں تفصیلی بیان ملے گا۔[1]

قارئین گمراہ فرقوں سے محتاط رہیں

الغرض ان گمراہ فرقوں کے عقائد کی طرف اختصار کے ساتھ اس کتاب میں اشارہ کیا ہے اور کتاب کے طویل ہو جانے کے خدشہ سے ان فرقوں کے اقوال کی تردید کی طرف اشارے نہیں کیے بلکہ محض ان کے نظریات و اقوال نقل کر دیے ہیں تا کہ قارئین ان سے محتاط رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب اہل السنّت و الجماعت قارئین کرام کو ان گمراہ فرقوں کے اقوال اور نظریات اور اہلِ اقوال کی برائیوں سے محفوظ فرمائے اور اپنی رحمت و نوازش سے اسلام و توحید پر اور سنت پر نجات پانے والے فرقہ اہل السنّت و الجماعت میں شامل کر کے ہمیں اپنے پاس بلائے۔[2]

---

1 مقدمہ تاریخ ابن خلدون حصہ اول مقدمہ ص ۳۳۸

2 غنیۃ الطالبین عربی مع اردو مؤلفہ شیخ عبدالقادر جیلانی ص ۲۲۵، نفیس اکیڈمی کراچی

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ و اٰلِہٖ و اصحابہ وسلم۔

نوٹ: مسلمانوں کے صحیح عقائد و افکار کے مطالعہ کے لیے اس رسالہ کے دوسرے حصہ "مسلمانوں کے عقائد و افکار" کا مطالعہ فرمائیں۔ جس میں مسلمانوں کے صحیح عقائد اہل السنّت و الجماعت کے نکتہ نظر سے بیان کیے گئے ہیں۔ و ما علینا الا البلاغ

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا

خادم اہلسنّت

حافظ عبدالوحید الحنفی

ساکن اوڈھروال (تحصیل و ضلع چکوال)

۱۷ ذی قعدہ ۱۴۳۳ھ ۱۵ اکتوبر ۲۰۱۲ء

☆☆☆☆

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات اور ایڈورٹائزنگ کے لئے رجوع کریں

النور منیجمنٹ چکوال (پاکستان)
0334-8706701
www.zedemm.com
zedemm@yahoo.com